سوال

رنہ خا1ہو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث نبوی ہے کہ بھلی بات کہو یا خاموش رہو۔ تو کیا اس حدیث کی روشنی میں زیادہ بولنا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار حدیثوں میں زبان کی تباہ کاریوں سے خبردار کیا ہے۔ ان میں ایک حدیث یہ بھی ہے :

يُؤمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ"

ہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے''

ایک دوسری حدیث ہے۔

لَّهُ عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ عَنْ سُوءٍ فَسَلِمَ"

ہ کی رحمت ہو اس شخص پر جس نے بھلی بات کہی اور اجر و نعمت کا حقدار ہوا یا خاموش رہا تو محفوظ رہا''

لوغیرہ72

اس لیے بہتر یہی ہے کہ انسان حتی المقدور خاموشی کا راستہ اختیار کرے تاکہ ان گناہوں سے محفوظ رہے۔ خاموش رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ہونٹوں کو سی لے اور زبان پر تالا ڈال لے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اس بات کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو کسی ؛

وگ زیادہ بولتے ہیں ان سے اکثر خطائیں سرزد ہوجاتی ہیں اور ان خطاؤں کے سبب وہ لوگوں میں مذاق اور استہزاء کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے بندہ مومن جب بھی کوئی بات کرے اسے اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ خدا کے فرشتے اس کی ہر بات نوٹ کر رہے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے :

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ١٨... سورة ق

ٰ لفظ اس کی زبان سے نہیں نکالتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

احادیث، جلد: 1، صفحہ: 63

محدث فتویٰ